ہفتہ وار رسالہ: 294
WEEKLY BOOKLET: 294

سلسلۂ عالیہ قادریہ کے آٹھویں بزرگ کا تذکرہ

فیضانِ امام علی رضا

رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 21

- خاندانِ سادات کی برکات 02
- زمین و آسمان میں رضا 04
- امام علی رضا کی دس کرامات 08
- امام علی رضا کی علمی شان 15

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ

دُعائے عطار: یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "فیضانِ امام علی رضا" پڑھ یا سُن لے، اُس کو صحابہ واہلِ بیت کی محبت سے مالا مال فرما اور والدین وخاندان سمیت اس کی بے حساب مغفرت فرما۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود ِپاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم، ص172، حدیث:912)

حضرتِ شیخ ابو عبدُ اللہ رَصَّاع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رحمت اِنعام کو کہتے ہیں (اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ پاک دنیا و آخرت میں بندے کو لگاتار انعامات سے نوازتا ہے۔

قاضی ابو عبدُ اللہ سَکّا کی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کریم کی "ایک رحمت" دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے تو تم اس کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جسے اللہ کریم دس رحمتوں سے نوازے، اللہ پاک دس رحمتوں سے اس بندے سے کتنی آفتیں، مصیبتیں دور فرمائے گا اور ان دس رحمتوں سے کتنی برکتیں حاصل ہوں گی۔

شیخ ابو عطاءُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کریم جس پر ایک رحمت نازل فرمائے گا وہ اس کی دنیا و آخرت کے سب معاملات میں کِفایت کرے گی تو جس پر دس رحمتیں نازل ہوں اس کا کیا عالَم ہو گا؟(مطالع المسرات، ص30)

رحمت دا دریا الٰہی ہر دَم وَگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کَم بَن جاوے میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاندانِ ساداتِ کرام کی برکات

خُراسان کے مشہور شہر نیشا پور کے بازار میں ایک خُوبرُو (یعنی حسین) نوجوان کی آمد ہوئی تو سائبان کی وجہ سے دیوانگانِ شوقِ زیارت سے محروم تھے۔ دو حافظانِ حدیث کے ساتھ بیشمار طالبانِ علم و حدیث حاضرِ خدمت ہو کر گِڑ گِڑا کر عرض کرنے لگے: یاسیدی! اپنا نورانی چہرہ دکھا کر اپنے آبائے کِرام سے ایک حدیثِ پاک ہمارے سامنے بیان فرما دیجئے۔ سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا: پردہ ہٹالیں خلقِ خدا کی آنکھیں جمالِ مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ سنّتِ رسول کی حسین تصویر تھی، مبارک کندھوں پر زُلفیں لہرا رہی تھیں۔ پردہ ہٹتے ہی خلقِ خدا کی وہ حالت ہوئی کہ کوئی چِلّاتا، کوئی روتا، کوئی خاک پر لَوٹتا تو کوئی مبارک سواری کا سُم چومتا تھا۔ اِتنے میں علمائے کرام نے آواز دی: خاموش! سب لوگ خاموش ہو گئے۔ حافظِ حدیث حضرتِ امام ابو ذُرعَہ رازی اور حضرتِ امام محمد بن اسلم طُوسی رحمۃُ اللہِ علیہما نے حدیثِ پاک روایت کرنے کی عرض کی: وہ حسین و جمیل نوجوان خاندانِ نبوّت کے چشم و چراغ، باغِ مُرتضٰی کے پھول اور سیّدہ فاطمہ زَہرا کے شہزادے سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے 8 ویں پیرو مُرشد حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔

دریائے رحمت جوش میں آیا اور آپ نے حدیثِ پاک بیان کرنا شروع فرمائی:

حَدَّثَنِيْ اَبِيْ مُوْسَى الْكَاظِمِ عَنْ اَبِيْهِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيْهِ زَيْنِ

الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ حِصْنِيْ فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِيْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ

ترجمہ: امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والدِ محترم امام موسیٰ کاظم نے حدیثِ پاک بیان کی، انہوں نے اپنے والدِ محترم امام جعفر صادق سے، انہوں نے اپنے والدِ محترم امام محمد باقر سے، انہوں نے اپنے والدِ محترم امام زَیْنُ العابدین سے انہوں نے اپنے والدِ محترم امامِ حسین سے، انہوں نے اپنے والدِ محترم علی بن ابی طالب رضی اللہُ عنہم سے، آپ فرماتے ہیں: "میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے حدیثِ پاک بیان فرمائی کہ جبریل نے مجھے روایت بیان کی کہ میں نے اللہ پاک کو فرماتے سُنا کہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" میرا قلعہ ہے، جس نے اسے کہا وہ میرے قلعے میں داخل ہوا، میرے عذاب سے امان میں رہا۔"

یہ حدیثِ پاک بیان فرماتے ہی پردہ چھوڑ دیا گیا اور حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لے گئے، اس حدیثِ پاک کو لکھنے والے گِنے گئے تو 20 ہزار سے زیادہ تھے۔

(الصواعق المحرقہ، ص205)

سند شریف کی بَرَکت

کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ مبارک سَنَد [1] اگر پاگل پر پڑھوں تو ضرور اُسے پاگل پَن سے شفا ہو۔ (الصواعق المحرقہ، ص205)

1 . . . راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک لے جائے، اسے سند کہتے ہیں۔ (نصابِ اُصولِ حدیث، ص28)

نام تیرا شہا ہر مرض کے لیے نام لیووں کو تیرے دوا ہو گیا

(قبالۂ بخشش، ص72)

ولادتِ باسعادت(Holy Birth)

"سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَا" میں حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت شریف کا سال 148ھ بیان کیا گیا ہے، اِسی سال آپ کے دادا جان حضرتِ امام جَعْفَرِ صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال شریف ہوا (سیر اعلام النبلاء، 8/248) جبکہ بعض کُتُب میں آپ کا سِن وِلادت 153ھ بھی ہے۔(شواہد النبوۃ، ص474) آپ کا نام مبارک "علی"، کُنْیَت "ابُوالْحَسَن" ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اَلْقابات صابِر، ذَکی (یعنی سمجھدار) اور رضا ہے (تذکرہ مشائخِ قادریہ برکاتیہ، ص165) جبکہ ایک لقب ضامِن یعنی ذمہ دار بھی ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص382) کہا گیا ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ چھ، سات یا آٹھ شوال المکرم کو جمعہ کے دن مدینۂ پاک میں پیدا ہوئے۔

(وفیات الاعیان، 2/236)

زمین و آسمان میں رضا

"شَوَاہِدُ النُّبُوَّۃ" میں ہے: حضرت ابی جَعْفَر محمد بن علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک نے آپ کا نام "الرّضا" رکھا کیونکہ وہ آسمانوں میں اللہ پاک کی اور زمین میں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا تھے۔(شواہد النبوۃ، ص474)

خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ کی والدۂ محترمہ آپ کی دادی جان حضرتِ بی بی حُمیدہ بَرْبَرِیّہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی کنیز تھیں، ایک رات حضرتِ بی بی حُمیدہ بَرْبَرِیّہ رحمۃُ اللہِ علیہا کو خواب میں اللہ پاک کے پیارے

پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اس کنیز کو اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کے نکاح میں دے دو۔ اللہ پاک اس سے روئے زمین میں سب سے بہتر شخص کو پیدا کرے گا۔ (شواہد النبوۃ، ص475)

پیدا ہوتے ہی دعا

آپ کی والدۂ محترمہ فرماتی ہیں: جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ میرے پیٹ میں تھے اُس وقت مجھے کسی قسم کا بوجھ محسوس نہ ہوا اور سوتے وقت مجھے اپنے پیٹ میں سبحانَ اللہ اور اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ مجھ پر ایک ہیبت سی چھا جاتی تھی اور میں بیدار ہو جاتی تو پھر کوئی آواز سنائی نہ دیتی۔ جب حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت باسعادت (Birth) ہوئی تو آپ نے اپنے مبارک ہاتھ زمین پر رکھے اور آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور ہونٹ مبارک حرکت کر رہے تھے، ایسا لگتا تھا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کر رہے ہیں۔ (مسالک السالکین، 1/229)

شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں ذکرِ خیر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنے مُریدین و طالبین کو روزانہ پڑھنے کے لئے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا جو شجرہ شریف عطا فرمایا ہے، اُس میں حضرتِ امام موسیٰ کاظم، آپ کے صاحبزادے حضرتِ امام علی رضا اور آپ کے والدِ محترم حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہم کے وسیلے سے یوں دُعا کی گئی ہے:

صِدْقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الْاِسْلام کر بے غَضَب راضی ہو کاظِم اور رضا کے واسطے

الفاظ معانی: صِدق: سچ۔ صادِق: سَچّا۔ تَصَدُّق: صدقہ۔ صادِقُ الْاِسلام: سچا مسلمان

دعائیہ شعر کا مفہوم: یااللہ پاک! تجھے حضرتِ امام جَعْفَرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی سچائی کا واسطہ! مجھے ایمان کی سلامتی عطا فرمادے اور حضرتِ امام موسیٰ کاظم اور اِن کے صاحبزادے حضرتِ امامِ علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے بغیر غضب فرمائے مجھ سے راضی ہو جا۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

بارگاہِ امام علی رضا میں امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

ضامن ثامن رِضا بر مَن نگاہے از رضا
خشم را شایانم و گویم رِضا امداد کن

(حدائقِ بخشش، ص331)

ترجمہ: اے ہمارے آٹھویں امامِ ضامن یعنی ضمانت فرمانے والے! مجھ پر اپنی رِضا و خُوشنُودی کی نگاہ فرمادیجئے، میں ڈانٹ کا مستحق ہوں لیکن میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں یاامام علی رضا! میری مدد کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عربی شجرہ

عظیم عاشِقِ صحابہ و اہلِ بَیت، امام اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک طویل عربی شجرہ شریف، بَصیغۂ دُرود شریف تحریر فرمایا ہے، اس میں حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر اس طرح کرتے ہیں: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَی الْمَوْلَى السَّيِّدِ الْاِمَامِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا“

ترجمہ: اے اللہ پاک! تُو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور سردار و مولا امام علی بن موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہما پر دُرود و سلام بھیج اور ان پر برَکت نازل فرما۔(تاریخ و شرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص108)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سیرت مبارک

حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نہایت ذہین اور خوبصورت تھے۔ آپ کثیرُ الصَّوم (یعنی زیادہ روزے رکھنے والے) اور قلیلُ النَّوم (یعنی کم سونے والے) تھے۔ اندھیری رات میں راہِ خدا میں خَیرات کرتے۔ عاجزی و سادگی کا یہ عالَم تھا کہ گرمی کے موسم میں چٹائی پر اور سردی کے موسم میں ٹاٹ یا کمبل وغیرہ پر تشریف فرما ہوا کرتے اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے۔(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، ص166 ملتقطاً)

ثواب کا کام کیوں چھوڑوں؟(واقعہ)

ایک سپاہی جو آپ کو جانتا نہ تھا، وہ آپ سے کوئی خدمت لینے لگا، اتنے میں ایک شخص جو آپ کو پہچانتا تھا اُس نے بلند آواز سے سپاہی کو پکار کر کہا: اے شخص! تو ہلاک ہوا، تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بیٹے سے خدمت لیتا ہے؟ جب سپاہی کو آپ کی بلند شان کی پہچان ہوئی تو قدموں میں گر کر معافی مانگتے ہوئے عرض کرنے لگا: یاسَیِّدِی! جب میں نے آپ کو خدمت کرنے کا عرض کیا تھا آپ نے منع کیوں نہ فرمایا؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑا خوبصورت جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”جس کام میں مجھے ثواب ملے میں وہ کام

کیوں نہ کروں؟۔" (تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، ص166 ملخصًا)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! آپ نے امامِ پاک کی عاجزی دیکھی؟ عظیم شان و شوکت کے مالک ہونے کے باوُجود خدمت سے بھی نہ شرمائے اور کتنا خوبصورت جواب دیا۔ کاش! ہم بھی ثواب حاصل کرنے والے کام کریں اور ایسے کاموں، ایسی بیٹھکوں سے بچیں جو نیکیاں دلانے والے کاموں سے محروم کریں۔

ہمارے پیارے پیارے پیر و مرشد حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی بے شمار کرامات ہیں۔ چند کراماتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھیں اور اپنے دلوں میں امام عالی مقام کی محبت بڑھائیں۔

"امام علی رضا" کے دس حُروف کی نسبت سے دس کرامات

﴿1﴾ دل کی بات جان لی

کوفے کے رہنے والے ایک شخص کا بیان ہے: میں جب خُراسان جانے کے لیے کوفے سے باہر نکلا تو میری لڑکی نے مجھے ایک بہترین کپڑا دے کر کہا: اسے فروخت (Sale) کر کے میرے لیے ایک فیرُوزہ خرید لانا۔ جب میں مَرو نامی علاقے میں پہنچا تو حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے خادموں نے مجھ سے آکر فرمایا: ہمارا ایک رفیق انتقال کر چکا ہے، اس کے کفن کے لیے یہ کپڑا ہمیں بیچ دو۔ میں نے کہا: میرے پاس کوئی کپڑا نہیں۔ یہ سن کر وہ چلے گئے لیکن تھوڑی دیر بعد پھر آئے اور کہنے لگے: ہمارے آقا نے تجھے سلام ارشاد فرما کر بتایا ہے کہ تمہارے پاس ایک کپڑا ہے جو تمہاری لڑکی نے تمہیں دیا تھا تاکہ اسے تم فروخت (Sale) کر دو اور اس کے لیے فیروزہ خرید سکو۔ ہم اس کی قیمت لے کر آئے ہیں۔ میں نے کپڑا دے دیا اور اس کے بعد اپنے دل میں سوچا کہ چند مسائل آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھتا

ہوں، کیا جواب دیتے ہیں، پھر میں چند مسائل ایک کاغذ پر لکھ کر اگلے دن صبح سویرے آپ کے مکانِ عالیشان پر حاضر ہو گیا، وہاں بہت زیادہ لوگ جمع تھے مگر کسی کی کیا مجال کہ وہ آسانی سے ملاقات کر سکے، میں حیران و پریشان کھڑا تھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک خادم باہر آیا اور میرا نام لے کر ایک کاغذ مجھے دے کر کہنے لگا: اے فلاں! یہ سوالات کے جوابات ہیں۔ جب میں نے اس کاغذ کو کھول کر تحریر کا مطالعہ کیا تو وہ واقعی میرے سوالات کے جوابات تھے۔ (شواہد النبوۃ، ص 484) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(2) تیز ہوا نے تعظیم پیش کی

حضرت سیِّدُنا علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ جب خلیفہ مامونُ الرَّشید کے گھر ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو دروازے پر موجود خادموں کی پردہ ہٹانے کی ذمہ داری ہوتی، یہ سب اور دوسرے خادِمین آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا اِستقبال کرتے اور سلام عرض کرتے پھر پردہ ہٹاتے تاکہ آپ اندر تشریف لاسکیں۔ جب مامون الرَّشید نے اپنے بعد امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کو ولی عہد مقرَّر کیا تو مامون کے دائیں بائیں بیٹھنے والوں میں کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں یہ اچھا نہ لگا۔ اس سوچ کی وجہ سے انہیں مَعاذَ اللہ حضرت سیِّدُنا امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ سے چڑ پیدا ہو گئی۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اَب جب حضرت سیِّدُنا امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ "خلیفہ" سے ملنے آئیں گے تو ہم منہ موڑ لیں گے اور دروازوں کے پردے نہیں اُٹھائیں گے۔ اس پر سب مُتَّفِق ہو گئے، ابھی وہ یہ مشورہ کر کے

بیٹھے ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنی عادت کے مطابق ملاقات کرنے اندر آنے لگے تو ان لوگوں کو اپنے مشورہ پر عمل کرنے کی ہمت نہ پڑی چنانچہ سب کھڑے ہوئے اِستقبال کیا اور دروازوں کے پَردے بھی پہلے کی طرح اُٹھائے۔ جب آپ اندر تشریف لے گئے تو وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تم نے اپنے منصوبے اور مشورے پر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ طے پایا کہ اب جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ اگر آئے تو پھر لازماً ہم اپنے مشورے پر عمل کریں گے۔ جب دوسرے دن آپ حسبِ عادت تشریف لائے، اب کی باری یہ کھڑے تو ہو گئے، سلام بھی کیا لیکن پردے نہ اُٹھائے، فوراً تیز ہوا چلی، اس نے پردوں کو اُٹھا دیا اور آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر نکلتے وقت بھی تیز ہوا نے آپ کی خاطر پردے اُٹھا دیئے۔ اب یہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور کہنے لگے: ''اللہ کریم کے نزدیک اِس شخص کا بڑا مرتبہ ہے اور اُس کی اِن پر بڑی مہربانی ہے، دیکھو کہ ہوا کیسے آئی اور ان کے اندر جاتے وقت کس طرح پَردوں کو اُٹھا دیا لہٰذا اپنے مشورے کو چھوڑو اور دوبارہ اپنی اپنی ڈیوٹی دو۔'' (جامع کرامات اولیاء، 2/312) اللہ ربُ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ سترہ کھجوریں

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، کہ آپ ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں اور جس مسجد میں حاجی ٹھہرتے ہیں وہاں

قیام فرماہیں۔ میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے ایک بڑی پلیٹ موجود تھی۔ جس میں صَیحانی کھجوریں تھیں۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان میں سے ایک مٹھی برابر کھجوریں مجھے عنایت فرمائیں۔ میں نے انہیں گنا تو وہ 17 کھجوریں تھیں۔ میں نے یہ تعبیر نکالی کہ میری عمر ابھی سترہ سال باقی ہے، اس واقعے کے چند دنوں بعد میں نے سنا کہ حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ اس مسجد میں تشریف لائے ہیں تو میں فوراً آپ کی خدمت سراپا عَظَمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اسی جگہ تشریف فرما دیکھا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جَلوہ فرما تھے۔ آپ کے پاس بھی اسی طرح کا ایک بڑا برتن موجود تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب عطا فرما کر مجھے اپنے نزدیک بُلا کر ایک مُٹھی کھجوریں عطا فرمائیں، میں نے انہیں شُمار کیا تو وہ سترہ نکلیں۔ میں نے عرض کیا: ”اے ابنِ رسولُ اللہ! مجھے تو اس سے زیادہ کھجوروں کی طلب ہے۔“ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تجھے اس سے زیادہ عنایت فرماتے تو میں بھی زیادہ دے دیتا۔ (جامع کرامات اولیاء، 2/311) اللہ ربُّ العزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے　　اُس مردِ باصَفا کو ہمارا سلام ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾4﴿ مَرنے کی خبر دے دی

حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے!

جو چاہتا ہے اس کی وصیّت کر اور جس چیز (یعنی موت) سے ڈرتا نہیں اُس کے لیے تیار ہو جا۔ اس بات کو تین ہی روز گزرے تھے کہ وہ شخص فوت ہو گیا۔ (شواہد النبوۃ، ص486)

﴿5﴾ عربی زبان کا عطا کرنا

ابو اسمٰعیل سندھی نامی شخص نے بیان کیا کہ میں حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو عربی کا "اَلِف" تک نہیں جانتا تھا، میں نے آپ کو سندھی میں سلام، کیا آپ نے بھی مجھے سندھی ہی میں جواب دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی زبان میں کئی سوال کئے، آپ نے تمام سوالات کا جواب میری زبان میں دیا۔ پھر میں نے واپس آتے وقت عرض کیا: حضور! میں عربی نہیں جانتا۔ آپ دعا فرمائیں کہ میں عربی بولنا سیکھ جاؤں۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہونٹوں پر پھیرا تو میں اُسی وقت عربی میں گفتگو کرنے لگا۔ (شواہد النبوۃ، ص487) اللہ ربُّ العزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ چِڑیا کی فریاد سُن لی

ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں ایک روز حضرت امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ ایک باغ میں گفتگو کر رہا تھا کہ اچانک ایک چِڑیا آکر زمین پر گِر گئی اور پریشانی کی حالت میں آہ و زاری کرنے لگی۔ حضرت امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے دیکھ کر فرمایا: اے شخص! تجھے پتا ہے کہ چِڑیا نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ابنِ رسول اللہ ہی کو اس کا علم ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: چِڑیا کہتی ہے کہ

اس کے گھر میں ایک سانپ آگیا ہے جو اس کے بچوں کو کھانا چاہتا ہے۔ پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے فرمایا: اُٹھو! اور اس سانپ کو ہلاک کر دو۔ میں اُٹھا اور جا کر دیکھا تو واقعی سانپ موجود تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی عَصا (Stick) سے ہلاک کر دیا۔ (شواہد النبوۃ، ص488)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ دو بچے پیدا ہوئے

بَکْر بِن صالح کہتے ہیں: میں حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میری زوجہ (wife) اُمّید سے ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ لڑکا عطا ہو۔ آپ نے فرمایا: اُس کے پیٹ میں دو بچے ہیں۔ جب وہ پیدا ہوں تو ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام اُمِّ عَمرو رکھنا۔ بکر بن صالح کہتے ہیں: میں کوفے آگیا۔ جیسے حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا تھا ویسے ہی میرے ہاں دو بچے پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی، میں نے لڑکے کا نام محمد اور لڑکی کا نام ''اُمِّ عمرو'' رکھا۔ (جامع کرامات اولیاء، 2/313)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ نماز کی برکت سے قرض کی ادائیگی

خاندانِ نبوّت کے گلشن کے مہکتے پھول حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار بہت مقروض ہو گئے۔ قرض خواہوں کا تقاضا بڑھا تو آپ نے سب قرض خواہوں کو طلب فرمایا اور چٹائی بچھا کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر اُسی چٹائی کے نیچے سے قرض خواہوں کو قرض دینا شروع فرمایا تو تقریباً اَڑتالیس (48) ہزار دینار کا قرض ادا فرما دیا۔ (مسالک السالکین، 1/232)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ زندہ مُردہ ہو گیا

ایک بار کچھ لوگ مَعاذَ اللہ امتحان لینے کی بُری نیّت سے ایک زندہ شخص کو مُردہ بنا کر آپ کے پاس لائے کہ آپ نمازِ جنازہ پڑھ دیں۔ جب آپ نماز پڑھادیں گے تو مُردہ اُٹھ کھڑا ہو گا اور آپ شرمندہ ہوں گے۔ جب آپ نے نماز پڑھادی اور انہوں نے چادر ہٹائی تو اُس شخص کو مُردہ حالت میں پایا تو اپنے کئے پر نہایت شرمندہ ہوئے۔ بالآخر رو دھو کر اُنہوں نے اپنے مُردے کو دفن کر دیا، جب تین دن گُزر گئے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُس مُردے کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ یعنی اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہو جا۔ تو اُسی وقت وہ مُردہ زندہ ہو گیا۔ (مسالک السالکین، 1/232)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ وفات سے پہلے بتادیا

ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں ابُوالحَسَن علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ مِنیٰ میں تھا کہ خلیفہ ہارونُ الرَّشید کا وزیر "خالد برمکی" وہاں سے گُزرا۔ اس نے گرد و غُبار کی وجہ سے اپنا منہ رومال میں لپیٹا ہوا تھا۔ حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ مسکین لوگ نہیں جانتے کہ اس سال ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے، ان کا کام جو ہو گا سو ہو گا۔ پھر فرمایا: اس سے بھی زیادہ حیران کُن بات یہ ہے کہ میں اور ہارونُ الرَّشید دو انگلیوں کی طرح ہیں۔ آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملا کر بتایا۔ یہ واقعہ بیان کرنے والے کہتے ہیں: خدا کی قسم! مجھے جناب علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی ہارونُ الرَّشید کے بارے میں بات کی سمجھ اُس وقت آئی جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال شریف ہوا اور انہیں

ہارونُ الرَّشید کے ساتھ دفن کیا گیا۔(جامع کرامات اولیاء،2/313)

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے ان سب اہلِ مَکانَت پہ لاکھوں سلام
اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود ان کی والا سِیادت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش،ص314)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

علم دانی اور فِراست

اللہ پاک نے حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کو بڑی علمی شان و شوکت سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اکثر سوالات کے جوابات آیاتِ قرآنی سے دیا کرتے۔ ابراہیم بن عباس کہتے ہیں: میں نے آپ سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ خلیفہ مامونُ الرَّشید اکثر امتحان کے طور پر آپ سے سوال کرتا اور آپ اس کو تسلی بخش جواب عنایت فرماتے۔
(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ،ص166)

کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا، امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے زمانے میں جوانی میں فتاویٰ یعنی شرعی مسائل کے جوابات دیا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء،8/248) مامونُ الرَّشید آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا اسی وجہ سے اُس نے اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کیا۔(الصواعق المحرقہ،ص204)

عاجزی بھری دعا

ابوصَلت کہتے ہیں: میں نے حضرت علی بن موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کو موقِف پر یہ دعا کرتے سُنا: اے اللہ پاک! جیسے تو نے مجھے اپنی رحمت کی چادر میں چُھپایا جسے میں نہیں جانتا ایسے ہی تو مجھے بخشش دے جو تو جانتا ہے اور جیسے تو نے مجھے وسیع علم سے نوازا ہے ایسے ہی

مجھے اپنے وسیع عَفْو سے نواز، اور جیسے تو نے اپنی مَعرِفت و پہچان عطا فرما کر بُزُرگی دی ایسے ہی تو اس کے ساتھ اپنی مغفرت بھی ملادے، اے ذُوالجلالِ وَالْاِکْرام!۔(سیر اعلام النبلاء،8/249)

رازوں بھری کتابیں

حضرتِ علامہ سیّد شریف رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ کی دو کتابیں جَفْر و جَامِعہ [1] ہیں، آپ نے ان دونوں کتابوں میں عِلْمُ الْحُروف کی رَوِش پر دنیا کے ختم ہونے تک جتنے واقعات ہونے والے ہیں سب بیان فرمادیئے۔ آپ کی اولادِ پاک میں سے مشہور امام ان کتابوں کے راز جانتے اور اِن سے احکام بیان کرتے ہیں چنانچہ خلیفہ مامونُ الرَّشید نے جب حضرتِ امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم (رحمۃُ اللہِ علیہما) کو اپنے بعد خلیفہ مُقرَّر کرنے کا خلافت نامہ لکھا تو امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُسے قبول کرتے ہوئے جوابی خط میں لکھا: تم نے ہمارے حق پہچانے، اس لیے میں تمہاری خلافت قبول کرتا ہوں، مگر جفر و جامعہ بتارہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہو گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مامونُ الرَّشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی۔)(شرح مواقف،6/23)

آمنہ رملیہ بنتِ موسیٰ کاظم (رحمۃُ اللہِ علیہما)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! اہلِ بیتِ نبوّت کا یہ مبارک خاندان کرامات و وِلایت کا سَر چشمہ تھا۔ چنانچہ حضرتِ امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بہن حضرتِ بی بی آمنہ رملیہ رحمۃُ

1 . . . اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جَفَر بیشک نہایت نفیس جائز فن ہے، حضراتِ اہلبیت کرام رِضوانُ اللہِ علیہم کا علم ہے، امیر المؤمنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے اپنے خواص پر اس کا اظہار فرمایا اور سَیِّدُنا امام جعفر صادق رضی اللہُ عنہ اسے مَعرضِ کتابت میں لائے، کتابِ مُستَطاب جَفَر جامع تصنیف فرمائی۔ علامہ سید شریف رحمۃُ اللہِ علیہ شرح مواقف میں فرماتے ہیں: امام جعفر صادق نے جامع میں ماکان ومایکون تحریر فرمادیا۔(فتاویٰ رضویہ،23/697)

اللہِ علیہا کی خدمتِ سراپا عظمت میں حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرتِ بِشرِ حافی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ذریعے دعا کی درخواست کی تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے اس طرح دعا کی: یااللہ پاک! بِشرِ حافی اور احمد بن حنبل (رحمۃُ اللہِ علیہما) کو جہنم کے عذاب سے اَمان دے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ اُسی رات ایک پرچہ آسمان سے ہمارے گھر آگرا جس میں بِسمِ اللہ کے بعد یہ لکھا ہوا تھا کہ ”ہم نے بِشرِ حافی اور احمد بن حنبل کو دوزخ کے عذاب سے اَمان دے دی اور ہمارے یہاں ان دونوں کے لئے اور بھی نعمتیں ہیں۔“ (جامع کرامات اولیاء، 1/384 ملخصًا) اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہم حرام قبول نہیں کرتے

حضرتِ علامہ یُوسُف بن اسماعیل نَبہَانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ بی بی آمنہ بِنتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ کاظم (رحمۃُ اللہِ علیہما) کی قبر شریف کے پاس رات کے وقت تلاوتِ قرآن کی آواز آیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص دَرْبار کے خادم کے پاس کچھ زَیتون کا تیل لایا اور خادم سے عہد لیا کہ یہ سارا تیل ایک ہی رات میں جلانا، خادم نے قِندیلوں میں تیل ڈالا اور جلانا چاہا مگر آگ نہ جلی، خادم بہت حیران ہوا، سویا تو حضرت بی بی آمنہ بنتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہا خواب میں تشریف لائیں اور ارشاد فرمایا: اُسے تیل واپس کر دو، کیونکہ ہم صرف پاک اور حلال مال قبول کرتے ہیں، اُس سے پوچھیں: یہ تیل کہاں سے لایا ہے؟ صبح ہوئی تو خادم تیل لانے والے کے پاس پہنچا اور اُسے کہا: اپنا تیل واپس لے لو، وہ

کہنے لگا کیوں؟ خادم نے جواب دیا: اِسے آگ نہیں پکڑتی اور حضرتِ بی بی آمنہ بنتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہا نے مجھے خواب میں حکم فرمایا ہے کہ ہم صرف پاک مال ہی قبول کرتے ہیں۔ تیل لانے والے نے خادم سے کہا: حضرت بی بی آمنہ بنتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ کاظم (رحمۃُ اللہِ علیہا) ٹھیک فرماتی ہیں، میں کاہِن (یعنی جِنّوں سے معلوم کرکے خبریں دینے والا) ہوں، پھر وہ تیل لے کر چلتا بنا۔ (جامع کرامات اولیاء، 1/384 ملخصًا)

غیرِ سیِّد پیر ہو سکتا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ صِرف آلِ رسول یعنی ساداتِ کِرام ہی پیر ہو سکتے ہیں، غیرِ سیِّد پیر نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: (پیر ہونے کے لئے سیِّد اور آلِ رسول ہونے کو ضروری سمجھنا) یہ مَحْض باطِل ہے، پیر ہونے کے لئے وہی چار شَرطیں[1] دَرکار ہیں، ساداتِ کرام سے ہونا کچھ ضَرور نہیں۔ ہاں! ان شرطوں کے ساتھ سیِّد بھی ہو تو نُورٌ علیٰ نُور۔ باقی اسے شرط ضروری ٹھہرانا تمام سَلاسِلِ طریقت کا باطل کرنا ہے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ سِلسِلَۃُ الذَّہب (یعنی سنہرے سلسلے) میں سیِّدُنا امام علی رضا اور حضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رضی اللہُ عنہما کے درمیان جتنے حضرات ہیں کوئی ساداتِ کرام سے نہیں اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں

---

1 ...(1) صحیحُ العقیدہ سنّی ہو۔ (2) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ (3) فاسِقِ مُعلن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اِصرار کرنے والا یعنی تین یا اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر عَلَی الْاِعلان کرے تو فاسِقِ معلن ہے۔) (4) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تک مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/603)

تو اَمیرُ المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کے بعد ہی سے امام حَسَن بَصری (رحمۃُ اللہِ علیہ) ہیں کہ نہ سیِّد نہ قریشی نہ عربی اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا خاص آغاز ہی حضور سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ سے ہے، اسی طرح دیگر سَلاسِل۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/576)

مِلا سلسلہ قادِری فضلِ رب سے　　میں ہوں کس قدر بختور غوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ امام علی رضا! اللہ پاک نے حضرت امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ آپ کی نیکی کی دعوت سے بے شمار کفار مسلمان ہوئے۔ سلسلۂ قادریہ کے عظیم بزرگ اور آپ کے خلیفہ حضرتِ سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی رحمۃُ اللہِ علیہ آپ ہی کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور آسمان ولایت کے روشن ستارے بن کر چمکے۔

(شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص64)

میں شان بیان نہیں کر سکتا

عرب کے مشہور شاعر ”ابونُواس“ سے کسی نے کہا کہ تم حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادے حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں کچھ شعر کیوں نہیں کہتے؟ ابونُواس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ بُلند نشان میں کچھ تعریفی اشعار پیش کرتے ہوئے عرض کیا:

قُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ مَدْحَ اِمامٍ　　کَانَ جِبْرِیْلُ خَادِماً لِاَبِیْہِ

یعنی میں حضرتِ امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت کیسے بیان کر سکتا ہوں جبکہ فرشتوں کے سردار حضرتِ جبرائیل علیہ السلام آپ کے والدِ محترم (یعنی ہمارے پیارے آقا

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے خادم ہیں۔(وفیات الاعیان،2/ 237)

اولادِ مبارک

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔ان کے مبارک نام یہ ہیں: حضرتِ امام تَقِی، جَعْفَر، حَسَن، حسین، ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہم اور شہزادی کا مبارک نام عائشہ رحمۃ اللہ علیہا تھا۔(مسالک السالکین،1/ 235)

ذلیل دنیا کی محبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کی مَحَبَّت اندھی ہوتی ہے،اِسی کمینی دُنیا کے عشق میں مَست ہوکر کسی نابَکار نے سَیِّدُ الْاَسْخِیا، راکِبِ دوشِ مصطفٰے، نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبٰی رضی اللہُ عنہ کو بھی کئی بار زَہر دیا اور آخِر زَہر خُورانی ہی وفات کا باعث بنی۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن بَرَاء رضی اللہُ عنہ، حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ سیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ سیِّدُنا امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی وفاتِ حسرت آیات کا سبب بھی زَہر ہوا۔(عاشقِ اکبر،ص42)

دفن ہونے کی جگہ بیان فرمادی

ایک شخص کا بیان ہے: میں نے حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کو مدینہ منورہ میں دیکھا۔ مسجد میں ہارونُ الرَّشید خطبہ دے رہا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مجھے اور اس (ہارون) کو تم دیکھو گے کہ ایک ہی گھر میں ہم دونوں دفن کیے جائیں گے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ہارونُ الرَّشید مسجدِ حرام کے ایک دروازے سے باہر آیا اور حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ دوسرے دروازے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے وہ شخص! جو گھر کے اعتبار

سے مجھ سے دور ہے لیکن میری تیری ملاقات کی جگہ ایک ہی ہے۔ بے شک طوس مجھے اور تجھے دونوں کو جمع کر دے گی۔ (جامع کرامات اولیا، 2/312)

موت کے وقت خوراک بتادی

اہلِ بَیتِ نبوّت کے چشم و چراغ حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی وفات شریف سے پہلے فرمایا: میں فوت سے قبل انگور اور انار کھاؤں گا۔ پھر ایسے ہی ہوا۔ (جامع کراماتِ اولیاء، 2/311) بعض روایات کے مطابق 21 رمضان المبارک 203ھ 55 برس کی عمر میں حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کو انگوروں میں زہر ملا کر دیا گیا جس سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی شہادت واقع ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف "مشہد مقدس" نامی مقام پر ایران میں ہے۔ (تہذیب الکمال، 21/152۔ تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، ص175)

جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اُس نظر کی بَصارت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص313)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتے کا رسالہ

مسجد کا احترام
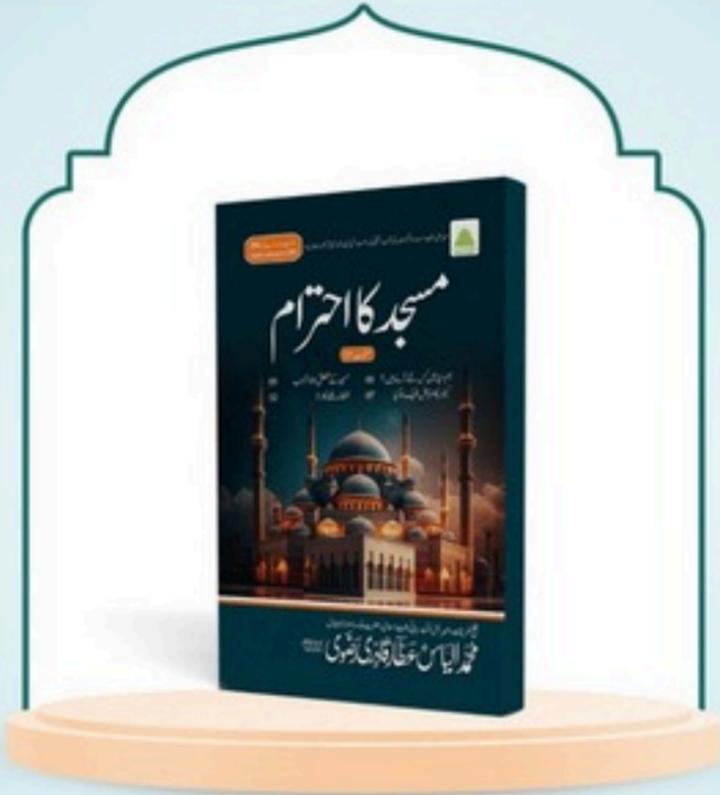
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی